REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم سہ شنبہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۶/۱۱ ۱۹ نبوت ۱۳۳۶ھ ش ۱۹ نومبر ۱۹۵۷ء نمبر ۲۷۳

ناجائز درآمد و برآمد کو روکنے کیلئے سرحدوں پر فوج تعینات کی جائیگی

مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ جناب عطاء الرحمن خان کا انکشاف

ڈھاکہ ۱۸ نومبر۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ جناب عطاء الرحمن خان نے کل ایک بیان دیتے ہوئے انکشاف کیا کہ ناجائز درآمد و برآمد کو روکنے کے لئے مشرقی پاکستان میں سرحدوں پر فوج تعینات کی جائیگی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ تجویز مرکز کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ اس کے تحت فصلوں کی کٹائی کے موسم میں سرحدوں کے ساتھ ساتھ فوج تعینات رہے گی۔ تاکہ سرحدوں کے اس پار ناجائز طریقے سے نہ مال جا سکے۔ اور نہ وہاں سے آ سکے۔ اسی طرح مغربی پاکستان میں بھی سرحدوں کے ساتھ ساتھ فوج متعین کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مغربی پاکستان میں اس تجویز پر عمل درآمد کا مشورہ مرکزی وزیر خوراک جناب عبداللطیف بسواس نے صوبائی وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید کو گزشتہ ماہ دیا تھا۔

تونس کو اسلحہ فراہم کرنے کے سوال پر مغربی طاقتوں میں اختلاف

امریکہ برطانیہ اور فرانس کے سربراہوں کا ایک ہنگامی اجلاس بلانے کی تجویز

واشنگٹن ۱۸ نومبر۔ تونس کو اسلحہ فراہم کرنے کے سوال پر مغربی طاقتوں میں اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔ فرانس نے برطانیہ اور امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے تونس کو اسلحہ فراہم کیا۔ تو وہ معاہدہ شمالی اوقیانوس کے شریک ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس میں شریک نہیں ہوگا۔ چنانچہ اب امریکہ برطانیہ اور فرانس اس سوال پر آپس کے اختلافات دور کرنے کے لئے ایک ہنگامی اجلاس بلانے پر غور کر رہے ہیں۔ فرانس کے وزیر خارجہ موسیو پینو پیرس سے واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے تونس کو اسلحہ کی فراہمی کے سوال پر بات چیت کریں گے۔

غباروں سے مصنوعی سیاروں تک۔ فضا کی تسخیر اور اسکے مختلف مراحل

پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کا ٹھوس اور پُر از معلومات لیکچر

ربوہ ۱۸ نومبر۔ کل شام احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام کالج کے پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے "مصنوعی سیارے" کے عنوان پر ایک ٹھوس اور معلوماتی لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے غباروں سے مصنوعی سیاروں تک فضائی تسخیر اور اس کے مختلف مراحل پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ نیز آپ نے غباروں ہوائی جہازوں راکٹوں اور مصنوعی سیاروں کے سائنسی اصولوں کو بعض گرافوں اور نقشوں کی مدد سے عام فہم انداز میں واضح فرمایا۔ اسی ضمن میں آپ نے راکٹوں اور مصنوعی سیاروں کی فوجی اہمیت اور روس کی حالیہ کامیابیوں کے بین الاقوامی اثرات پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے اس خیال کا بھی اظہار کیا۔ کہ سائنس کی موجودہ ترقیات کے پیش نظر

(باقی صفحہ ۸ پر)

ـ اخبار احمدیہ ـ

ربوہ ۱۸ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت تاحال ناساز ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۸ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو نقرس کی تکلیف قدرے زیادہ ہو گئی ہے۔ نیز اعصابی تکلیف بھی ہے۔ احباب شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کی والدہ محترمہ گزشتہ پانچ چھ ماہ سے بخار وغیرہ عوارض کے باعث مسلسل بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

پاکستان اور پرتگال کے دوستانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو گئے

لزبن ۱۸ نومبر۔ پرتگال کے صدر نے کہا ہے۔ کہ پاکستان کے صدر میجر جنرل سکندر مرزا کے دورے سے پاکستان اور پرتگال کے دوستانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔ انہوں نے یہ بات اس پیغام کے جواب میں کہی ہے جو صدر سکندر مرزا نے پرتگال سے اسپین روانہ ہونے کے بعد اپنے طیارہ سے دیا تھا۔

ایک سیکنڈ میں تین کروڑ تصویریں اتارنے والا کیمرہ

ماسکو ۱۸ نومبر۔ روسی سائنسدان آجکل ایک ایسا کیمرہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو ایک سیکنڈ میں تین کروڑ بیس لاکھ تصویریں اتار سکے گا۔ پچھلے دنوں لینن گراڈ میں فوٹو گرافی کی ایک نمائش ہوئی تھی۔ جس میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا۔

تعلیمی اصلاحی کمیشن کے ناموں کا اعلان آئندہ ماہ کیا جائیگا

کراچی ۱۸ نومبر۔ مرکزی وزیر تعلیم جناب لطف الرحمن نے کہا ہے کہ تعلیمی اصلاحی کمیشن کے ناموں کا اعلان آئندہ ماہ کے اوائل میں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا موجودہ تعلیمی نظام روشن خیال شہری پیدا کرنے کے لئے موزوں نہیں۔

— نیو پورٹ ۱۷ نومبر۔ کل ایک مسافر بردار طیارہ پہاڑی سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔ اور ۳۴ افراد ہلاک ہو گئے۔

گلگت اور چترال کے درمیان سیسے کی بہت بڑی کان

راولپنڈی ۱۸ نومبر۔ گلگت اور چترال کے درمیان وادی اوشو کے قبائلی علاقے میں سیسے کی ایک بہت بڑی کان دریافت ہوئی ہے۔ جو دو سو ایکڑ رقبے میں پھیلی ہوئی ہے۔ حکومت نے ۴۴ ایک پاکستانی فرم کو اس کان کی کھدائی کی اجازت [illegible]

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۷ء

سوفسطائی استدلال

انگریزی مشہور ادیب گولڈسمتھ کے دیہاتی ماسٹر کی طرح دشمنانِ حق کا یہ وطیرہ ہوتا ہے۔ کہ ہار کر بھی بحث کئے جاتے ہیں۔ ہمارے پیغامی قلمکار مولوی قمر صاحب ساہانوی کا بھی یہی حال ہے۔ آپ بڑی بڑی باریک بحثیں کرتے ہیں اور جب اپنی پھیلائی ہوئی تاروں میں آپ ہی الجھنے لگتے ہیں۔ تو گالیاں دینی شروع کر دیتے ہیں۔ گالیوں کے بعد پھر باریکیاں نکالنے میں گم ہو جاتے ہیں۔ اور پھر تھک کر گالیوں پر آجاتے ہیں۔ الغرض اسی طرح کئی مہینوں سے پیغام صلح کے صفحے کے صفحے سیاہ کرتے چلے جاتے ہیں۔

ایک تازہ قلمکاری کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

"خلافت ربوہ کے ناقدین خصوصی نے یکم نومبر ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں حضرت مولانا صدر الدین صاحب کے خطبہ جمعہ مندرجہ پیغام صلح ۲۳ اکتوبر کے جواب میں اپنے سے پہلے صداقت کے دشمنوں کی نقل بالنقل متابعت کرکے فریب دہی وحق پوشی میں ان سے سبقت لے جانے کی کوشش کی ہے۔ . . . .

. . . بات بالکل صاف اور واضح تھی۔ مگر جن لوگوں کی شکم پُری کا ذریعہ ہی فریب دہی اور کتمانِ حق کرنا ہو وہ سچائی کو کس طرح قبول کرسکتے ہیں۔ اسی لئے اس نے لکھا ہے کہ "یہ عبارت آپ کے رشتہ داران عشیرتاث . . . . کے متعلق ہے جنہوں نے پہلے بھی مخالفت کی تھی لیکن مولوی صدر الدین صاحب فریب دے کر اس عبارت کو اپنے اوپر چسپاں کرنا چاہتے ہیں۔" (الفضل یکم نومبر ۱۹۵۷ء) فریبی انسان دوسروں کو بھی اپنے نفس پر قیاس کرتا ہے۔"

(پیغام صلح ۱۳ نومبر)

یہ تو ہیں گالیوں کے نمونے اب باریکیوں کے نمونے بھی ملاحظہ ہوں۔

"اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب میاں محمود احمد صاحب ان میں سے ایک ہیں" جن کو اللہ تعالیٰ احیائے دین کے لئے مبعوث کرتا ہے۔" اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح مبعوث کئے گئے ہیں۔ جس طرح دوسرے مصلحین ربانی۔ اس کے متعلق ہم بارہا عرض کرچکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مصلح بنا کر کھڑا کرتا ہے۔ وہ مامور ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے امر سے کھڑا کرتا ہے۔ مگر جناب میاں صاحب گدی پر قابض ہونے کے دن سے آج تک اپنے مامور ہونے سے انکار کرتے چلے جارہے ہیں۔ کسی ایجنٹ کا گواہ چست بن کر ان کو ماموروں کی ذیل میں شامل کرنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟ . . .

اگر بقول الفضل "قبیلہ" من "اسے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے پہلے بھی مخالفت کی تھی۔ پھر وہ تو تکفیر، تکذیب، مخالفت اور عداوت میں زیادتی کرنے والے تھے۔ نہ کہ غلو کرنے والے۔ یہاں لفظ غلو صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ لوگ وہ ہوں گے جو آپ کے درجہ کو بہت بڑھائیں گے۔ اور وہ جناب میاں صاحب اور ان کے ساتھی ہی ہوسکتے ہیں۔ ورنہ مخالفت کرنے والے تو غالی نہیں کہلا سکتے۔ باقی رہی یہ بات کہ جناب میاں صاحب اور ان کی ذریت "عشیرتی" اور "قبیلہ" من" میں شامل ہیں یا نہیں۔ اس کا فیصلہ ہم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل پر چھوڑتے ہیں۔ وہ خود ہی بتائیں۔ کہ آپ کے اہل "عشیرتی" کی تعریف میں آتے ہیں یا نہیں؟ اگر آتے ہیں تو پھر اس میں جناب مولانا صدر الدین صاحب نے کونسا فریب دے دیا۔" (پیغام صلح ۱۳ نومبر)

آپ نے گالیوں اور باریکیوں کے دو دو نمونے ملاحظہ کئے ہیں ان میں سے گالیوں کا جواب تو ہمارے پاس نہیں۔ یہ بات ہماری بساط سے باہر ہے۔ کہ ہم احراریوں کی طرح "پیغام صلح" کو پیغامیوں کا ناقدِ خصوصی لکھیں یا قمر صاحب اور مدیر "پیغام صلح" کو شکم پُری کا طعنہ دیں۔

باقی رہیں باریکیاں تو پہلی باریکی جو جناب قمر صاحب ساہانوی نے پیدا کی ہے۔ وہ لفظ مامور کے گرد گھومتی ہے۔ اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ ہم تو قمر صاحب کو بھی مخالفتِ حق کے لئے مامور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ آپ بھی مخالفتِ حق کے لئے زندگی صرف کر رہے ہیں۔ اسی طرح حق کی اشاعت کے لئے جو اپنی زندگیاں صرف کرتے ہیں۔ وہ بھی عام معنوں میں مامور ہی ہوتے ہیں۔ البتہ ماموریت کے مدارج ہوتے ہیں

ہمارا عقیدہ ہے کہ گو خلیفہ ابتداءً متقی لوگ ہی چنتے ہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کے تصرف سے ہی منتخب ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے سوا اس کو کوئی معزول نہیں کرسکتا یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ آپ یہ عقیدہ رکھیں یا نہ رکھیں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ اب جس معنے میں آپ مخالفتِ حق کے لئے مامور ہیں اسی طرح ایک خلیفہ بھی بدرجہ اولیٰ اشاعتِ حق و احیائے دین کے لئے مامور ہوتا ہے لیکن اسلامی اصطلاح میں مامور من اللہ کا لفظ صرف انبیاء علیہم السلام کے لئے آتا ہے۔ آپ انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی مصلحِ ربانی یا مجددِ دین میں سے کوئی شخص بتائیں۔ جس کے لئے خاص اسلامی اصطلاح کے طور پر مامور من اللہ کا لفظ استعمال ہوا ہو۔ حالانکہ عام معنے میں وہ مامور بھی کہلا سکتے ہیں۔ اور ویسے تو جہاں تک "بامراللہ" کا تعلق ہے۔ مسلمان بادشاہوں کے نام بھی "قائم بامراللہ" قسم کے ہوتے رہے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے لئے مامور من اللہ کا لفظ اسی لئے استعمال کیا ہے۔ کہ آپ بھی "امتی نبی" ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نبی نہیں۔ اس لئے وہ اسلامی اصطلاح میں "مامور من اللہ" کا لفظ اپنے لئے استعمال نہیں کرتے۔ اگرچہ عام معنے میں مصلحِ ربانی ہونے کی وجہ سے حق کی اشاعت کے لئے مامور ہی ہیں۔ جس طرح عام معنے کے لحاظ سے دشمنانِ حق دشمنیٔ حق کے لئے مامور کہلاتے ہیں

باقی رہا "عشیرتاث" کا معاملہ تو ہم نے اس کا جواب یہ دیا تھا۔ کہ یہ لفظ انہی لوگوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جنہوں نے پہلی بار بھی دشمنی کی تھی۔ اور اب دوبارہ اس کا اظہار کریں گے۔ اس لفظ میں ان لوگوں کو شامل کرنا جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے "انی معاث ومع اھلاث" فرمایا ہے۔ محض منکرانہ تاویل ہے۔

منکرانہ ذہنیت بھی عجیب ہوتی ہے۔ جہاں تو صاف صاف الفاظ "محمود" "بشیر" "شریف" "اھلاث" "تیری ہی ذریت سے" "تیرے ہی تخم سے" "تیری ہی اولاد" کے الفاظ آتے ہیں۔ وہاں تو یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہاں "روحانی اولاد" مقصود ہے۔ لیکن جہاں عشیرتاث کا لفظ آتا ہے۔ اس کو متن سے اور اس ماحول سے جس میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے علیحدہ کرکے اس میں "محمود" "بشیر" "شریف" "اھلاث" "تیری ہی ذریت سے" "تیرے ہی تخم سے" "تیری ہی اولاد سے" کے معنے بھرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی الٹی ذہنیت سے اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔

قمر صاحب نے ایک باریکی اور فرمائی ہے کہ جو پیغام صلح کا حوالہ ہم نے مع اھلاث کے متعلق نقل کیا ہے۔ وہ اس وقت پیغام صلح میں لکھا گیا تھا۔ جب اس کا ایڈیٹر کوئی "غالی محمودی" تھا۔ اچھا تو پھر سوال یہ ہے کہ جب یہ عبارت پیغام صلح میں شائع ہوئی تھی تو کیا احمدیہ بلڈنگس میں اس کے خلاف "واویلا" بلند ہوا تھا؟ آخر غالی دشمنانِ محمود کو کیا ہو گیا تھا۔ پھر جب مولوی محمد علی صاحب نے صاحبزادہ محمود احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) کو ایک صالح جوان کے بطور نمونہ پیش کیا تھا۔ تو کیا وہ بھی اس وقت غالی محمودی تھے؟ قمر صاحب سے تو نہیں ہم عام نیک دل پیغامی دوستوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس ضمن میں

بعض ضروری حوالہ جات

(از مکرم مولوی محمدؐ صادق صاحب چغتائی سابق مبلغ سماٹرا و سنگاپور)

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۱۰) آدم علیہ السلام کی جنت

عام مسلمانوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت (بہشت) میں پیدا کیا اور ایک لغزش کی وجہ سے وہاں سے نکال کر دنیا میں پھینک دیا۔

یہ خیال غلط ہے کیونکہ:۔

۱۔ خود ہمارے علماء تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ نے ملائکہ کو فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ (سورہ البقرہ ع ۴) کہ زمین میں اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"

۲۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ۔ کہ "جنت میں نہ کوئی بے فائدہ بات ہوگی اور نہ ہی گناہ کرنے کا موقع ہوگا" پس حضرت آدمؑ جنت میں رہ کر گناہ کر ہی نہ سکتے تھے۔

۳۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ (سورہ الحجر رکوع ۴) کہ جو جنت میں پہنچ جائے۔ اسے وہاں سے نکالا نہیں جاتا۔

پس یہ تین آیات واضح کرتی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام زمین پر پیدا ہوئے تھے نہ کہ جنت (بہشت) میں اور یہ خیال غلط ہے کہ انہیں کسی لغزش کی وجہ سے بہشت سے نکال دیا گیا تھا۔ مسلمانوں میں خود اس خیال کے لوگ موجود ہیں۔ چنانچہ:۔

حضرت امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں۔ " اِنَّ الجنّة التی کَانَ فیها آدَم لَیْسَتْ بالجنَّةِ الکُبْرٰی المدَّخَرَةِ فی علمِ اللّٰه "

(المیزان جزء ۲ صفحہ ۱۸۰ طبع مصر) یعنی وہ جنت جس میں آدم تھے وہ بڑی جنت (بہشت) نہیں جو خدا تعالیٰ نے مومنوں کے لئے تیار کر رکھی ہے"

(تفسیر روح المعانی جزء ۱ صفحہ ۲۱۴) میں لکھا ہے۔ ذَهَبَ المُعْتَزِلَةُ وَ ابو مسلم الاصفهانی و اناسٌ الی انها جَنَّةٌ اُخْرٰی خلقها اللّٰه تعالٰی امتحاناً لآدم وکانت بُستاناً فی الارض بین فارس وکرمان وقیل بارض عدن وقیل بارض فلسطین کورة بالشام ولم تکن الجنة المعروفة" یعنی معتزلہ اور ابو مسلم اصفہانی اور کئی اور لوگ اس خیال پر قائم ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی جنت کوئی دوسری جنت تھی جسے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے امتحان کے لئے پیدا کیا تھا۔ وہ ایک باغ تھا جو فارس اور کرمان کے درمیان واقع تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ عدن میں تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ فلسطین میں (بہرحال) وہ مشہور جنت (بہشت) نہ تھی"

(۱۱) ہندوستان میں نبی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کیسے نبی بن سکتے ہیں آپ ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ اور اس ملک میں کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں فرمایا۔ حالانکہ پہلے نبی یعنی آدم علیہ السلام بھی بعض احادیث کی رو سے ہندوستان میں نازل ہوئے تھے ملاحظہ فرمائیں یہ حوالے:۔

" ومنها حدیث ابی نعیم نزل آدم بارض الهند "

(دیکھئے الفتاوی الحدیثیۃ امام ابن حجر ہیثمی صفحہ ۱۸۲) یعنے ان روایات میں سے ایک حدیث وہ ہے۔ جو ابو نعیم نے روایت کی ہے۔ کہ حضرت آدم زمین ہند میں نازل ہوئے"۔ ایسا ہی حضرت ابو ہریرہ ابن عباس۔ جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ اور حضرت حسن بصری، عطا بن ابی رباح اور سدی سے بھی یہی روایت کی گیا ہے۔ بلکہ محمد بن علی بن حسین بن علی فرماتے ہیں۔

مکث آدم بالهند مائة عام (دیکھئے تفسیر در منثور جزء ۱ صفحہ ۵۶) کہ آدم علیہ السلام ہندوستان میں سو سال تک رہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کا حکم پا کر مکہ کی طرف سفر اختیار کیا۔ اور وہاں پہنچکر بیت اللہ کی تعمیر کی۔ اور حج کرکے پھر ہندوستان واپس آ گئے۔ اور ہندوستان میں رہتے ہوئے آپ نے ۴۰ حج کئے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

فحج آدم البیت من الهند اربعین سنة (تفسیر کبیر امام رازی جزء ۱ صفحہ ۴۷۴) یعنے آدم نے ہندوستان میں رہتے ہوئے بیت اللہ شریف کا چالیس دفعہ حج کیا۔

دراصل یہ خیال ہی غلط ہے کہ ہندوستان میں کبھی کوئی نبی نہیں آیا۔ قرآن کریم بصراحت اس خیال کو رد کر رہا ہے۔ فرمایا

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (سورۃ النحل رکوع ۵)

یعنے تحقیق ہم نے ہر ایک امت میں ایک رسول بھیجا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور شیطانی سرکشی سے دور رہو۔

کیا ہندوستان کے لوگ خدا کی مخلوق نہ تھے۔ اور کیا ان کا حق نہ تھا کہ خدا تعالیٰ ان کی راہنمائی کے لئے اپنا ہادی اور راہنما (نبی) مبعوث فرماتا؟

(۱۲) انبیاء کی تعداد

رہا یہ سوال کہ قرآن کریم میں کوئی ذکر نہیں کہ فلاں نبی ہندوستان میں مبعوث ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں تو صرف چند مشہور انبیاءؑ کا ہی ذکر ہے۔ وہ بھی جو شام اور عرب کے اردگرد علاقوں میں بھیجے گئے۔ باقی کا ذکر نہیں کیا گیا۔ ہمارے عام علماءؒ خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حدیث کے مطابق دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے گئے ہیں۔ جن میں سے صاحب شریعت ۳۱۳ تھے۔ ہمیں ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاءؑ کے نام پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں صرف یہ ہی بتا دیا جائے کہ وہ ۳۱۳ رسول کون کون سے تھے۔ اور قرآن کریم میں ان سب کے نام کہاں درج ہیں۔ اور کس کس جگہ مبعوث ہوئے۔

الحاصل خدا تعالیٰ نے خود انبیاءؑ اور رسولوں کی تعداد بیان نہیں فرمائی۔ اور کوئی ایسی صحیح حدیث بھی نہیں ملتی۔ جو اعتقادیات میں حجت مانی گئی ہو۔ اور اس میں انبیاءؑ اور رسولوں کی تعداد معین کی گئی ہو۔ تو پھر ہم کیسے ان کی تعداد مقرر کر سکتے ہیں۔ اور کیسے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی نبی ہندوستان میں نازل نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ (سورۃ النساء رکوع ۲۳)

یعنے کچھ رسولوں کا تو ہم نے تیرے پاس ذکر کر دیا ہے۔ اور کئی ہیں جن کا ذکر نہیں کیا۔

اس آیت کے متعلق شیخ احمد الصاوی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

الروایة المشهورة ان الانبیاء مائة الف وفی روایة مائتا الف واربعة وعشرون الفا الرسل منهم ثلثمائة وثلثة عشر او اربعة عشر او خمسة عشر وبعد ذالک فالحق انه لم یبلغنا عددهم علی التصحیح وانما هی احادیث مختلفة تقبل الطعن کما افاده الاشیاخ (تفسیر الصاوی جزء ۱ صفحہ ۲۲۵)

یعنے مشہور روایت یہ ہے کہ انبیاءؑ کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ جن میں سے رسول ۳۱۳ یا ۳۱۴ یا ۳۱۵ ہیں۔ لیکن ایک روایت میں انبیاء کی تعداد دو لاکھ چوبیس ہزار بیان ہوئی۔ حق بات یہ ہے کہ ان کی صحیح تعداد کی کوئی روایت ہمیں نہیں ملی۔ البتہ چند احادیث ہیں۔ جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ اور مجروح بھی ہیں جیسے کہ پہلے بزرگوں نے بیان فرمایا ہے۔

پس جب انبیاءؑ کی صحیح تعداد کا ہی علم نہیں۔ تو یہ کہنا کہ فلاں قوم یا ملک میں کوئی نبی نہیں بھیجا گیا محض خیال خام ہے۔ جو مذکورہ بالا دلائل کے سامنے کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔

(۱۳) نبوت کے متعلق دو گروہ

عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اہل سنت والجماعت (سنّی) یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا اور جماعت احمدیہ ان کے خلاف یہ اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ غیر شرعی نبی آسکتا ہے۔ اس تنازعہ کے فیصلہ کے لئے یہ حوالہ مفید ثابت ہوگا۔

وانکر ذالک بعض المعتزلة

والجھمیۃ ومن وافقھم وزعموا ان ھذہ الاحادیث مردودۃ بقولہ خاتم النبیین وبقولہ لانبی بعدی وباجماع المسلمین انہ لانبی بعد نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم وان شریعتہ مؤبدۃ الی یوم القیامۃ لاتنسخ۔ وھذا استدلال فاسد لانہ لیس المراد بنزول عیسی علیہ السلام انہ ینزل نبیاً بشرع ینسخ شرعنا ولا فی ھذہ الاحادیث ولا فی غیرھا شیئ من ھذا بل صحت الاحادیث فی الصحاح وغیرھا انہ ینزل حکما مقسطا یحکم شرعنا ویحیی من امور شرعنا ما ھجرہ الناس؟

(حاشیہ ابن ماجہ جزء ۲ صفحہ ۳۰۹)

یعنے نزول عیسے علیہ السلام کا بعض معتزلہ اور جہمیہ اور جو ان سے اتفاق رکھتے ہیں قطعاً انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نزول عیسے والی احادیث کو آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی اور تمام مسلمانوں کا اجماع کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ آپ کی شریعت قیامت تک واجب العمل رہیگی رد کر رہے ہیں۔ لیکن یہ استدلال قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ حضرت عیسے علیہ السلام کے اترنے کا یہ مقصد نہیں کہ وہ ایسے نبی ہو کر آئیں گے جو شریعت لائیں گے اور ہماری شریعت اسلامیہ کو منسوخ کر دیں گے ان احادیث میں یا دوسری احادیث میں ایسا کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ صحیح احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہماری شریعت کے مطابق فیصلہ دیا کریں گے اور ان شرعی امور کو جنہیں لوگوں نے ترک کر دیا ہوگا دوبارہ قائم کریں گے۔

اس حوالہ سے معلوم ہؤا کہ نبوت کے متعلق امت میں دو بڑے گروہ ہیں۔

اوّل۔ بعض معتزلہ اور جہمیہ اور ان کے پیرو۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قطعاً کوئی نبی نہیں حتیٰ کہ نبی عیسے علیہ السلام بھی نہیں آئیں گے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ نے خود فرمایا ہے لانبی بعدی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمام مسلمانوں کا اجماع بھی یہی ہے۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

دوم اہل السنت والجماعت کا گروہ جو خاتم النبیین اور لانبی بعدی کو سچا یقین کرتے ہوئے پھر صحیح احادیث کی بنا پر یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسے علیہ السلام آخری زمانہ میں ضرور تشریف لائیں گے بے شک آپ نبی اور رسول بھی ہوں گے لیکن کوئی نئی شریعت نہ لائیں گے اور نہ ہی اسلامی شریعت کے کسی حکم کو منسوخ کریں گے۔

غور کیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ عام مسلمانوں کا خیال معتزلہ اور جہمیہ کا خیال ہے اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ ائمہ اہل السنت والجماعت کے مطابق ہے۔

نیز واضح ہو کہ حوالہ کی عربی عبارت قاضی عیاض الیحصبی کی ہے اور ابن ماجہ مطبوعہ مطبع علیمی دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

(۱۴) بعض نام

بعض نام احادیث یا تفاسیر میں یوں بیان کئے گئے ہیں:۔

۱۔ وضو میں پانی ضائع کروانے والے شیطان کا نام وَلْھَان ہے (حدیث ترمذی کتاب الطہارۃ باب الاسراف فی الوضوء)

۲۔ نماز میں مختلف خیالات پیدا کر کے نماز کو خراب کرنے والے شیطان کا نام خِنْزِبْ ہے (نہایۃ ابن الاثیر باب الخاء مع النون)

۳۔ اس بچھڑے کا جس کی بنی اسرائیل (یہود) نے پرستش کی نام یَھْبُوْت ہے (روح المعانی جزء ۱ صفحہ ۲۳۵)

۴۔ بلعم باعور کا نام بھی موسیٰ ہی تھا۔ (روح المعانی جزء ۳ صفحہ ۱۹۶)

۵۔ حضرت نوح علیہ السلام کا جو بیٹا غرق ہؤا اس کا نام یام تھا۔ (القاموس المحیط لفظ یَوْم) کنعان آپ کے پوتے کا نام ہے۔

۶۔ اس فرعون کا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کیا تھا نام منفتاح تھا (تفسیر کبیر احمدی سورہ یونس)

۷۔ ذوالقرنین کا نام خورس ہے جسے انگریزی میں [illegible] کر کے لکھتے ہیں (تفسیر کبیر احمدی سورہ کہف)

۸۔ حضرت خضر کا نام بَلْیَا بمعنی احمد ہے (تفسیر صاوی جزء ۳ صفحہ ۱۱)

۹۔ حضرت ذوالکفل کا نام الیاس یا ذکریا ہے۔ (تفسیر خازن جلد ۴ صفحہ ۲۵۷)

(۱۵) اُولی الامر منکم

قرآن مجید میں ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (سورہ نساء ع ۸) یعنے اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول اور اپنے میں سے اولوالامر کی بھی اطاعت کرو۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ [illegible] منکم کا مطلب یہ ہے کہ وہ اولوالامر بھی مومن اور مسلمان ہو۔ کیونکہ جو مومنوں میں سے ہوگا وہ مومن ہی ہوگا۔

اس تنازع کے حل کے لئے ایک حدیث کا یاد رکھنا ضروری ہے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے وہاں کے یہودیوں سے ایک معاہدہ کیا کہ مسلمان اور یہود اپنے اپنے مذہب میں آزاد ہوں گے۔ ہاں اگر کسی نے مدینہ پر حملہ کیا تو متحد ہو کر حملہ آور کا مقابلہ کریں گے۔ اس صلح اور اتحاد کی وجہ سے معاہدہ میں یہ الفاظ لکھوائے گئے

"ان یھود بنی عوف امۃ من المؤمنین" کہ "یہود بنی عوف مسلمانوں میں سے ہی ایک گروہ ہیں۔"

اس پر امام ابن الاثیر الجزری اپنی کتاب نہایہ کے باب الالف مع المیم میں لکھتے ہیں "یرید انھم بالصلح الذی وقع بینھم وبین المومنین کجماعۃ منھم کلمتھم وایدیھم واحدۃ" کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ یہودی بنی عوف اس صلح کی وجہ سے جو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان قائم ہوئی مسلمانوں کا ہی ایک حصہ ہیں۔ ان کی بات اور ان کے ہاتھ ایک ہیں۔"

معلوم ہؤا کہ اگر کبھی مسلمان اور کفار میں صلح ہو تو سیاسی امور میں وہ ایک دوسرے کا حصہ ہوتے ہیں پس آیۃ میں منکم (تم میں سے) مسلمانوں سے ہی مخصوص نہیں رہتا

۱۶۔ کرسئ خدا

مسلمانوں میں "عرش الٰہی" کے متعلق تو عام تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی کرسی کے متعلق بہت کم سننے اور پڑھنے میں آیا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (جزء ۳ ع ۳) یعنے خدا کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کرسی سے کیا مراد ہے؟ اس کے متعلق سنئے۔

تفاسیر میں لکھا ہے "الکرسی جسم بین یدی العرش محیط بالسموٰت السبع" (تفسیر روح المعانی جزء ۳ صفحہ ۹) "کہ کرسی ایک جسم (جسمانی چیز) ہے جو عرش کے سامنے پڑا ہے اور ساتوں آسمانوں کو گھیرے ہے" یہی معنے اور تشریح عام تفاسیر میں درج ہے ہاں مشہور مفسر امام قفال کہتے ہیں۔ "ان المقصود [illegible] الکلام تصویر عظمۃ اللّٰہ وکبریائہ" (تفسیر کبیر امام رازی جلد ۲ صفحہ ۳۱۲) یعنی کرسی کے بیان کرنے سے مقصود خدا تعالیٰ کی عظمت کا نقشہ کھینچنا ہے"

تفسیر روح المعانی والے لکھتے ہیں کہ یہ کلام تمثیلی ہے "ولیس ثمۃ کرسی ولا قاعد" (جزء ۳ صفحہ ۹) ورنہ "نہ کوئی ایسی کرسی ہے اور نہ کوئی اس پر بیٹھنے والا"

لغت عرب کی کتاب المنجد میں الکرسی کے معنی العلم بھی لکھے ہیں۔ پس وسع کرسیہ السموات والارض کے معنی ہوئے "اس کا علم تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہے"۔ اسی معنے کی تائید پہلے جملہ ولا یحیطون بشیئ من علمہ الا بما شاء سے بھی ہوتی ہے۔

(۱۷) تربیّت

ایک شاعر نے ایک قابل غور بات بیان کی ہے کہتا ہے:۔

اِذَا الْمَرْءُ لَمْ یُخْلَقْ سَعِیْدًا تَحَیَّرَتْ
ظُنُوْنُ مُرَبِّیْہِ وَخَابَ الْمُؤَمِّلُ
فَمُوْسَی الَّذِیْ رَبَّاہُ جِبْرِیْلُ کَافِرٌ
وَمُوْسَی الَّذِیْ رَبَّاہُ فِرْعَوْنُ مُرْسَلُ

(تفسیر روح المعانی جزء ۳ صفحہ ۱۹۶)

ترجمہ:۔ جب کوئی آدمی سعید پیدا نہ کیا گیا ہو تو اس کی تربیت کرنے والے حیران رہ جاتے ہیں اور اس کے متعلق تمام امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ دیکھئے موسیٰ (بلعم باعور) جس کی جبریل نے تربیت کی وہ کافر بنا۔ اور وہ موسیٰؑ جسے فرعون نے پالا خدا کا رسول ہؤا۔"

اذکروا موتاکم بالخیر

(از مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی - ربوہ)

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ شام کے تقریباً ۹ بجے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے صحابی محترم عبدالرحیم صاحب عرف میاں پولا قریباً ۹۳ سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر منھم من قضیٰ نحبہٗ کے گروہ میں جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم السابقون الاولون کے مبارک زمرہ میں شامل ہیں۔ دنیاوی علوم و فنون سے بہرہ ور نہ ہونے کے باوجود اللہ تعالےٰ نے انہیں وہ بصیرت بخشی کہ انہوں نے آسمان روحانیت کے چاند کو اس وقت دیکھا جبکہ وہ پہلی رات کا تھا اور جبکہ اس کو دیکھنے سے بہت سے عالم فاضل قاصر رہے۔ چنانچہ وہ خود بارہا اپنی زندگی میں اپنی اس خوش بختی کو تحدیث نعمت کے طور پر فخریہ بیان کرتے ہوئے کہا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے باوجود امی و ان پڑھ ہونے کے مجھے امام وقت کو پہچاننے کی توفیق دی۔

آپ کا آبائی گاؤں موضع بھاگی ننگل قادیان سے کوئی تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ اور قادیان میں بوجہ سسرال ہونے کے یہاں پر اکثر آنا جانا تھا . . . . حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی خبر پا کر حضور کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور تقریباً ۹۴-۱۸۹۳ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور پھر جوں جوں زمانہ گذرتا گیا احمدیت پر آپ کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیوض و برکات سے مستفید ہونے کے لئے فرصت کے دنوں میں فجر کی نماز کے لئے قادیان پہنچ جاتے اور دن بھر قادیان میں نمازیں ادا کرتے اور حضور کے کلمات طیبات سنتے اور عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے گاؤں کو روانہ ہو جاتے۔

مساجد کی تعمیر کا شوق

ان کے گاؤں میں سوائے ان کے خاندان کے چند گھروں کی ساری کی ساری آبادی سکھوں پر مشتمل تھی۔ اور گاؤں میں کوئی مسجد نہ تھی۔ انہوں نے ابتدا میں تو گھر میں ہی نماز کے لئے جگہ مخصوص کر لی۔ لیکن بعد میں باہر گاؤں میں مسجد تعمیر کرنی شروع کر دی۔ سکھوں نے مسجد کی تعمیر کو روکنے کی انتہائی کوشش کی۔ لیکن انہوں نے مردانہ وار مقابلہ کیا اور مسجد تعمیر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس پر سکھوں نے ان کو گاؤں کے کنوئیں سے پانی پینے کی ممانعت کر دی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے انہیں مسجد میں الگ کنواں بنانے کی توفیق بخشی اور اس طرح ان کی کوششوں کے باعث خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کے گاؤں میں جماعت کا قیام عمل میں آیا اور یہ اپنے گاؤں کی جماعت کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور ۱۹۳۹ء میں قادیان ہجرت کرنے تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ اس کے علاوہ اپنے گاؤں سے ملحقہ گاؤں موضع لوہ چپ میں جماعت کی داغ بیل ڈالی اور وہ موضع بھی انہی کی زیر امارت رہا ہے۔

موضع جنڈوالی ضلع امرتسر میں بھی انہی کی تحریک سے مسجد تعمیر ہوئی۔ جب یہ شادی پر گئے تو دیکھا کہ گاؤں میں مسلمانوں کی کوئی مسجد نہ تھی۔ انہوں نے اس موضع کے مسلمانوں کو اس گاؤں میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی تحریک کی اور اس مسجد کی تعمیر پر متوقع اخراجات کا نصف خود ادا کیا۔

خلافت سے وابستگی

فرمایا کرتے تھے کہ خلافت ثانیہ کے قیام پر مولوی محمد علی صاحب مرحوم جب خلافت سے علیحدگی اختیار کر کے قادیان سے بٹالہ کی طرف تانگہ پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو مجھے قادیان سے باہر ایک کھیت کے کنارے بیٹھا دیکھ کر تانگہ کھڑا کر لیا اور قریب آ کر کہنے لگے "مجھ سمجھ نہیں آتی کہ آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایک بچے کے پیچھے لگ گئے ہو۔ حالانکہ ہم تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیادہ قریبی ہیں" اور جواباً یہ سن کر کہا کہ مولوی صاحب ہم نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کو درس میں یہ کہتے سنا ہے کہ میاں محمود نے قرآن مجید کے وہ معارف بیان کئے ہیں کہ ہمارے بھی وہم و گمان میں نہ تھے۔ لیکن آپ میں سے تو کسی کا انہوں نے نام نہیں لیا تھا۔ اس پر مولوی صاحب نے سمجھ لیا کہ یہ قابو میں آنے کا نہیں ہے۔ اور مزید کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔

چند واقعات

ان کے گاؤں میں ایک سکھ تھا جس کے ہاں نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس نے اپنے دل میں منت مانی کہ اگر حضرت مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے ہیں تو میرے گھر نرینہ اولاد پیدا ہو۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو میں مرزا صاحب کے مریدوں کو جبکہ جلسہ سالانہ پر جاتے ہوں گے گنے کا رس پلاؤں گا۔ اس سکھ نے جب اس منت کا اظہار اپنی بیوی سے کیا تو اس نے سخت مخالفت کی جس کے نتیجہ میں اس کو اسقاط حمل ہو گیا۔ جس کے باعث وہ خائف ہو گئی اور دوبارہ اپنے خاوند سے مل کر وہی منت مانی جس کے نتیجہ میں انہیں لڑکا دیا گیا اور انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب وعدہ تمام آنے والے مہمانوں کو گنے کا رس پلایا۔

میاں پولا کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہ تھی گاؤں کے لوگوں نے انہیں طعنہ دینا شروع کیا کہ تمہارے مرزا صاحب کی برکت سے سکھ کے گھر تو لڑکا پیدا ہو گیا مگر تمہارے ہاں لڑکا پیدا نہ ہوا۔ اس پر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے درخواست دعا کی۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں بھی ایک لڑکا عطا فرمایا۔ آپ بھی جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو گنے کا رس پلایا۔

ایک اور واقعہ جو ان کی بزرگان سلسلہ سے محبت و عقیدت اور جوش اسلامی کو ظاہر کرتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھانے کے بعد فرمایا کہ ایک بار جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی غرض کے لئے دہلی قیام فرما تھے تو وہاں سے حضرت خلیفہ اول رضؓ کو قادیان سے دہلی بلوا بھیجا۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ کو جب یہ اطلاع ملی تو آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا یہ حال تھا کہ اطلاع ملتے ہی فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور ایک شخص کو ساتھ لے کر دہلی روانہ ہو گئے روانگی میں جلدی کرتے ہوئے اطاعت کا یہ نمونہ تھا کہ پگڑی بھی راستہ میں چلتے چلتے باندھی۔ جب بٹالہ سٹیشن پر پہنچے تو ساتھی نے ٹکٹ خریدنے کے لئے رقم مانگی آپ نے جیب دیکھی تو خالی تھی۔ کیونکہ آپ کی عادت تھی کہ اپنے پاس کوئی رقم نہ رکھتے تھے۔ مگر آتے وقت جلدی میں لینا بھی بھول گئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی ذات پر توکل کا یہ مقام تھا کہ بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے ساتھی کو فرمانے لگے خیر کوئی بات نہیں اللہ تعالےٰ خود سامان فرما دے گا۔ گاڑی چلنے میں ابھی تھوڑی دیر تھی کہ ایک تحصیلدار صاحب دوڑے دوڑے آئے۔ اور عرض کی کہ حضور آپ نے پہلے بھی میری بیوی کا ایک دفعہ علاج کیا تھا اور وہ اچھی ہو گئی تھی اب پھر سخت بیمار ہے مہربانی فرما کر اسے ذرا دیکھ لیجئے۔ آپ نے فرمایا اب تو گاڑی چلنے میں تھوڑی دیر باقی ہے اور ہم نے اس گاڑی پر سوار ہونا ہے۔ اس نے عرض کی کہ حضور میں نے اسٹیشن ماسٹر کو کہہ دیا ہے اور وہ چند منٹ تک گاڑی کو لیٹ کر دیں گے اتنی دیر میں ہم واپس آ سکیں گے۔ چنانچہ آپ اس کے ساتھ گئے اور اس کی بیوی کو دیکھ کر نسخہ تجویز کر دیا۔ جب واپس آئے تو تحصیلدار صاحب نے سیکنڈ کلاس کے دو ٹکٹ مع ایک سو روپیہ پیش کرتے ہوئے قبول کرنے کی درخواست کی۔ اسی سفر کا واقعہ ہے کہ جب آپ دہلی سے واپس قادیان آئے تو بٹالہ سے قادیان جاتے ہوئے دیر ہو گئی اور رات آ گئی مگر ابھی تک انہوں نے شام کا کھانا نہیں کھایا تھا کہ ساتھی نے عرض کی کہ آپ تو کہا کرتے ہیں کہ ایک وقت کا میرا کھانا خدا تعالےٰ نے اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ رات کا کھانا وہ آپ کو کیسے کھلاتا ہے۔ جب تانگا بٹالہ سے قادیان کو جاتے ہوئے قادیان سے ابھی چند میل کے فاصلہ پر تھا کہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک نوجوان بھاگا آ رہا ہے اس نے آ کر عرض کی کہ آپ نے ایک دفعہ میرا علاج کیا تھا اور میں اچھا ہو گیا تھا اور آج مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ تشریف لا رہے ہیں تو میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کروایا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو کوئی کھانے کا وقت نہیں اور ہم آپ کو پہچانتے بھی نہیں۔ اس پر اس نوجوان نے عرض کیا۔ میرا نام پولا ہے اور میں نے آپ ہی کے لئے کھانا تیار کروایا ہوا ہے۔ اس پر آپ ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور دیکھا کہ کئی دیگیں پکوائی ہوئی تھیں۔ آپ نے ہر ایک دیگ میں سے کچھ کچھ چکھا اور بقیہ غرباء میں تقسیم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

مسجد جرمنی

آج کی اشاعت میں ہم گیارھویں قسط ان چندہ دہندگان کی شائع کرنے کی توفیق پا رہے ہیں ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبلغ ۱۵۰/- روپے فی کس کے حساب سے اس فنڈ میں سو فیصدی وعدہ پورا کرنے کی سعادت بخشی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد کا افتتاح ۲۲ جون کو ہو چکا ہے۔ احباب کو اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف جلد از جلد توجہ کرنی چاہئے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی تحریک کی گئی تھی کہ مخلصین اپنے مرحوم رشتہ داروں کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر اس مد میں ادائیگی کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس امر کی توفیق بخشے اور آپ کی قربانیوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

وکیل المال ثانی تحریک جدید

نمبر شمار	اسمائے گرامی	رقم
۲۷۳	مکرم شیخ محمد اسلم صاحب سلیم کمیشن ایجنٹ دنیا پور ضلع ملتان	۱۵۰/-
۲۷۴	مکرم عبداللطیف صاحب بیرون حرم گیٹ پائنیر الیکٹرک سنٹر ملتان چھاؤنی	۱۵۰/-
۲۷۵	مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب برانڈرتھ روڈ۔ لاہور	۱۵۰/-
۲۷۶	مکرم ابوالحسن صاحب مرحوم والد ایم اے رشید صاحب کسٹم کلکٹر کوئٹہ	۱۵۰/-
۲۷۷	مکرم شیخ عبدالواحد صاحب فروٹ مارکیٹ کوئٹہ	۱۵۰/-
۲۷۸	مکرم ڈاکٹر میجر سراج الحق خانصاحب "	۱۵۰/-
۲۷۹	مکرم عبدالرشید صاحب شرما شام آئرن ورکس شکارپور ضلع سکھر	۱۵۰/-
۲۸۰	محترمہ سیدہ رسول بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ سید بشیر احمد صاحب خانپور۔ ضلع رحیم یار خاں	۱۵۰/-
۲۸۱	محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب منٹگمری	۱۵۰/-
۲۸۲	مکرم شیخ محمد حسین صاحب منیر دنیا پور ضلع ملتان	۱۵۰/-
۲۸۳	مکرم محمد اکبر علی صاحب پرانی انار کلی۔ لاہور	۱۵۰/-
۲۸۴	مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ لاہور	۱۵۰/- ڈبل ادائیگی فرمائی ہے
۲۸۵	مکرم ضیاء اللہ صاحب تاجر مال روڈ نیلہ گنبد لاہور	۱۵۰/-
۲۸۶	مکرم شیخ محمد شریف صاحب نیلہ گنبد لاہور۔ کریم بخش اینڈ سنز نیلہ گنبد لاہور	۱۵۰/-
۲۸۷	مکرم ملک محمد انور صاحب چھاؤنی لاہور	۱۵۰/-
۲۸۸	مکرم چوہدری فتح محمد صاحب بری کے ٹرانسپورٹ لاہور	۱۵۰/
۲۸۹	منجانب والدہ صاحبہ " "	۱۵۰/
۲۹۰	منجانب والد صاحب " "	۱۵۰/
۲۹۱	مکرم حکیم عبدالرزاق صاحب ظفر شیخوپورہ شہر	۱۵۰/
۲۹۲	مکرم چوہدری غلام نادر صاحب اوکاڑہ منٹگمری	۱۵۰/
۲۹۳	مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب " "	۱۵۰/
۲۹۴	مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب مجاہد کلاتھ ہاؤس ملتان شہر	۱۵۰/-
۲۹۵	مکرم صوفی محمد لطیف صاحب لاہور	۱۵۰/-
۲۹۶	مکرم میاں عبدالعزیز صاحب ساکن کیلے جماعت پکھی آنہ ضلع شیخوپورہ	۱۵۰/-
۲۹۷	مکرم عبدالسلام صاحب ڈسپنسر بلاک ۷ ڈیرہ غازی خاں	۱۵۰/-
	منجانب والد صاحب۔	۱۵۰/-
۲۹۸	مکرم محمد اکرم صاحب بغوری مشرقی افریقہ	۱۵۰/۷/-
۲۹۹	مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔	۱۵۰/-
۳۰۰	مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ	۱۵۰/-
۳۰۱	مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ڈینٹل ہسپتال لاہور	۱۵۰/-
۳۰۲	مکرم عبدالغنی صاحب C/O راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور	۱۵۰/-
۳۰۳	مکرم عزیز حسین صاحب مسلم ٹاؤن لاہور	۱۵۰/-
۳۰۴	محترمہ معراج بیگم صاحبہ اہلیہ " "	۱۵۰/-
۳۰۵	مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ	۱۵۰

چندہ جلسہ سالانہ

اس زمانہ میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے قائم کرنے اور مومنوں کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے جلسہ سالانہ سے زیادہ مفید اور پر اثر اور کوئی طریق کار نہیں۔ اس مبارک موقعہ پر ہزاروں ہزار لوگ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت حاصل کرتے ہیں اور حضور کے زندگی بخش کلمات سنتے ہیں اور مرکز کی دوسری برکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے اخراجات کے لئے اور اس موقعہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی مہمان ہیں چندہ جلسہ سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ جس کی سالانہ شرح ہر احمدی کی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے۔ اگرچہ گذشتہ سالوں کی نسبت سال رواں میں اس مد کی آمد میں اس وقت تک نمایاں بیشی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی وصول شدہ رقم متوقع اخراجات سے بہت کم ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ سر پر آگیا ہے۔ لہٰذا میں تمام احباب اور عہدہ داروں سے گذارش کرتا ہوں کہ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں۔ براہ مہربانی فوری طور پر یہ چندہ جمع کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دیا جائے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال۔ ربوہ

انتخاب "ریاضی سوسائٹی" ٹی آئی کالج۔ ربوہ

مؤرخہ ۹ نومبر ۱۹۵۷ء کو "ریاضی سوسائٹی" ٹی آئی کالج ربوہ کے انتخابات ہوئے۔ مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے:-

(۱) پریذیڈنٹ — قریشی امان اللہ فورتھ ایئر
(۲) وائس پریذیڈنٹ — محمد ارشد تھرڈ ایئر
(۳) سیکرٹری — محمد اسلم شاد گجراتی سیکنڈ ایئر۔
(۴) اسسٹنٹ سیکرٹری — رانا عبدالوحید ظفر فسٹ ایئر۔

دستخط سیکرٹری

نمبر شمار	اسمائے گرامی	رقم
۳۰۶	مکرم چوہدری محمد علی صاحب معرفت مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ	۱۵۰/-
۳۰۷	لجنہ اماء اللہ باندھی ضلع نواب شاہ سندھ	۱۵۰/-
۳۰۸	مکرم عبدالغنی صاحب ۱۲۲ انار کلی غنی اینڈ سنز جیولرز لاہور	۱۵۰/-
۳۰۹	مکرم کیپٹن اے ایم۔ ایم داؤد خانصاحب بنگال (غیر از جماعت) بذریعہ سرفراز علی صاحب سیکرٹری مال محلہ پورن نگر سیالکوٹ شہر	۱۵۰/-
۳۱۰	مکرم ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب ڈسٹرکٹ میلٹھ آفیسر منٹگمری منجانب والد ڈاکٹر عبدالغنی صاحب	۱۵۰/-
۳۱۱	مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی	۱۵۰/-
۳۱۲	محترمہ حاکم بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری قادر بخش صاحب [illegible] ضلع سیالکوٹ	۱۵۰/-

ترکستان کی آزادی اور عالمِ اسلام

(اعظم ہاشمی صاحب جنرل سیکرٹری ترکستان مہاجر لیگ)

۲

گمراہ کن بیان

عبدالحامد صاحب فرماتے ہیں کہ "وہاں مسلمانوں کی مساجد خانقاہیں اور مزارات بحال محفوظ ہیں"۔ ان کے اس گمراہ کن بیان اور روسی دعویٰ میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ انقلاب کے وقت سرکاری اعداد کے مطابق ترکستان میں ۲۷ ہزار مساجد اور ہزار ہا مدارس موجود تھے۔ صرف تاشقند میں ۲ ہزار مساجد اور ڈیڑھ سو کے قریب مدارس تھے۔ کیا عبدالحامد صاحب اور ان کے ہم آواز بتا سکتے ہیں۔ کہ ان مساجد اور مدارس میں سے اب کتنی مساجد باقی رہ گئی ہیں۔ اور کتنے مدرسوں میں دینی تعلیم جاری ہے؟ انہیں ایسی مساجد اور مدارس دکھائے گئے ہیں۔ جو اب تھیٹروں سینماؤں اور رقص گاہوں میں منتقل ہو چکے ہیں۔ مولوی عبدالحامد صاحب کو سمرقند شہر کی اہم اور قدیم تیموری درس گاہ مدرسہ میرزا الوغ بیگ مدرسہ شیر دار اور مدرسہ طلا کار دکھایا گیا ہوگا۔ جو بہترین ترکی فن تعمیر کا نمونہ ہے۔ لیکن اب اس قدیم درسگاہ سے کیا کام لیا جا رہا ہے؟

امید ہے کہ علماء کے وفد کے دوسرے ارکان اپنی چشم بصیرت سے اصل واقعات کی تہ تک پہنچ گئے ہوں گے۔ مولوی صاحب کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے ترکستانیوں کو قریب سے دیکھا ہے۔ ممکن ہے۔ دیکھا ہو۔ لیکن کیا انہوں نے دھڑکتے ہوئے دلوں کی آواز بھی سنی ہے؟ کیا کوئی ترکستانی خفیہ پولیس کی موجودگی میں اپنی حالتِ زار بیان کرنے کی جرات کر سکتا تھا؟

موصوف کو ترمیز کے ہوائی اڈہ پر تو اتارا گیا۔ لیکن ترمیز شہر تک جانے کا موقع نہیں دیا گیا۔ کیوں؟ بخارا کے اوپر سے ان کی پرواز کرائی گئی۔ مگر بخارا کی سیر نہیں کرائی گئی۔ کیوں؟ اس لئے کہ ارکانِ وفد مختصر قیام میں بھی اپنی آنکھوں سے وہ سب کچھ دیکھ سکتے تھے۔ جو کمیونسٹ پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ البتہ کمیونسٹ انٹرنیشنل ادارہ سے کچھ معلومات فراہم کر دی گئیں۔ اور انہوں نے اسی کو کافی سمجھا انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ماسکو میں مسلمانوں کا کوئی محلہ نہیں ہے۔ نہ لینن گراڈ میں۔ روس کا دارالحکومت ہونے کی وجہ سے ان دونوں مقامات پر ترکستانی خواتین نے اپنے دورِ حکومت میں اشاعتِ دین اسلام کیلئے ایک ایک دو دو مسجدیں بنوادی تھیں بہر حال ان کے یہ بیانات محض باطل ہیں۔ لیکن کمیونسٹ منصوبوں کے عین مطابق ایسے گمراہ کن اقدامات و بیانات سے کوئی ترک یا ترکستانی متاثر نہیں ہو سکتا نہ ترکستان کی تحریک آزادی رک سکتی ہے ہاں پاکستان کے مسلمانوں میں شدید غلط فہمی پھیل سکتی ہے جن کی ہمدردی کی ترکستانیوں کو اشد ضرورت ہے۔

پارٹی کے ہاتھ میں کھلونا

روس میں دین کمیونسٹ پارٹی کے ہاتھوں کھلونا بن چکا ہے۔ کمیونسٹوں کی مصلحت کے مطابق مسجدوں کو کھولنا نماز پڑھنا۔ حج کرنا ہوتا ہے۔ معاہدہ بغداد کی تکمیل کے بعد کمیونسٹوں کی حکمتِ عملی یہ ہو گئی ہے۔ کہ عربوں اور پاکستان کے سادہ دل مولویوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے دجل و فریب میں لے آئیں۔ ہزاروں خاندانوں کی ضمانت کے بعد ایک صوبہ سے ایک حاجی سرکاری خرچ پر حج کے لئے بھیجا جاتا ہے ان کو یہ تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے قائد اور منتظم کے حکم سے سر مو بھی تجاوز نہ کریں۔ اس سال (۱۳۷۶ھ میں) روس سے ۲۲ حاجی آئے۔ ان میں دو خالص روسی تھے۔ ایک کمیونسٹ پارٹی کا نمائندہ۔ یہ تینوں آدمی کمیونسٹ حکمتِ عملی کے آلہ کار اور باقی سولہ پورے روس سے چنے گئے تھے۔ ماسکو بلا کر انہیں بہت سی شرائط کے تحت حج کے لئے بھیجا گیا۔ اور حج کے زمانے میں ان کی نمائش کی گئی۔

اس سے قبل یعنی ۱۳۷۵ھ میں مشرقی ترکستان کے مشہور کمیونسٹ لیڈر برہان شہیدی کی قیادت میں روس سے زیادہ حاجی روانہ کئے گئے تھے۔ جو مصر، شام، کابل کا دورہ کرنے اور معاہدہ بغداد کے خلاف اشتراکی منصوبوں پر عملدر آمد کے بعد واپس گئے تھے۔

پاکستانی علماء سے

ہم آخر میں علماء پاکستان اور مفکرین اسلام سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ ترکستان کی آزادی کی تحریک اہم سال سے ملک کے اندر اور باہر جاری ہے۔ اور انشاء اللہ وہ دن اب دور نہیں۔ جب مسلمانانِ ترکستان کی جد و جہد آزادی کے مراحل ختم ہوں گے۔ اور ترکستان بھی ایک آزاد مسلم مملکت کی حیثیت سے پاکستان اور دوسرے مسلم ممالک کی صف میں کھڑا ہو گا اس لئے وہ مولوی عبدالحامد صاحب بدایونی جیسے بزرگ ملحد نواز اور مسلم آزار بیانات کے بارے میں اپنے موقف کی وضاحت کریں کہ علماء پاکستان روسی پنجہ استبداد میں پھنسے ہوئے ترک مسلم ممالک کی تحریک آزادی کے حق میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

ہر چند ہمارے مصاحب کی داستان بہت طویل ہے۔ اور اگر ان کو اختصار کے ساتھ بھی بیان کیا جائے۔ تب بھی چالیس سالہ دور مصیبت کے اظہار کے لئے کم از کم چالیس واقعات مثال کے طور پر ضرور پیش کرنا ہوں گے۔ جو بذاتِ خود ایک طویل کہانی ہوگی۔ اور جس کیلئے ایسی ہی طویل مدت کی ضرورت ہے۔ اس مضمون میں واقعات بیان کرنے کی بجائے صرف غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی گئی ہیں۔ حال ہی میں اکثر اسلامی ممالک کے وفود ماسکو کے طواف اور لینن کے مقبرہ کی زیارت کے لئے گئے ہیں۔ لیکن بہت کم حضرات ایسے تھے۔ جن کے بیانات نے کمیونسٹ پروپیگنڈے میں جان ڈالی ہو۔ عموماً یہی دیکھنے میں آیا کہ مخلص مسلمان روسی ضیافتوں اور ہدایات سے متاثر نہیں ہوئے۔ اور انہوں نے ترکستانی مہاجرین کے بیانات ہی کی تائید کی۔ ہمیں امید ہے کہ مولوی عبدالحامد صاحب بدایونی پر سے روسی قلعی اتر جائے گی۔ اور وہ پہلے کی طرح مخلص مسلمان ثابت ہوں گے۔

(نوائے وقت یکم نومبر ۱۹۵۷ء)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میاں غلام محمد صاحب صراف سیّد والا کا مثانہ کا چھوٹا اپریشن بفضلہ ہو گیا ہے بڑا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد ابراہیم خلیل معلم جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۱-۱۴-۵۷)

۲۔ خاکسار کی ہمشیرہ عرصہ دو ماہ سے شدید بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (عزیز احمد زاہد جامعہ احمدیہ ربوہ)

۳۔ میرا لڑکا سعید الحق پندرہ روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد عبدالحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ)

۴۔ میری بچی صفیہ تا ہنوز بیمار اور کمزور ہے۔ احباب کرام شفا یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید سجاد احمد قائد آباد ضلع سرگودھا)

۵۔ خاکسار کی خوش دامن صاحبہ کو گرنے کی وجہ سے چوٹ آگئی ہے۔ جس سے چلنا پھرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ اور بڑی تکلیف میں ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد شریف ٹیلیفون سپر وائزر لائل پور)

۶۔ خاکسار کے نانا صاحب سیالکوٹ میں بعارضہ خون کی خرابی تین ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جلد از جلد صحت عطا فرماوے۔ (ناصر احمد جاوید ولد قاضی محمد عبداللہ محمد نگر لاہور)

۷۔ میرا بھائی مختار احمد دس ماہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب کرام صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار مشتاق احمد طالب علم جماعت ہشتم ہائی اسکول ربوہ)

۸۔ بندہ ایک ذہنی کشمکش میں مبتلا ہے۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں (رانا عاشق علی ۱۹۔ جناح کالونی لائل پور)

۹۔ میری ہمشیرہ سعیدہ بیگم اوّل معلمہ اور رحمۃ اہلیہ مولوی عطاء اللہ درویش قادیان سخت بیمار ہیں۔ نیز میرے والدین کی طبیعت سخت علیل ہے۔ احباب کرام سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (خواجہ محمد اکرم اطہر ولد خواجہ شمس الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مڈھ رانجھا)

۱۰۔ میرے بھائی جان سردار بشیر احمد صاحب ایس ڈی او ۲۵ نومبر کو ایک محکمانہ امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا فرماوے۔ (سردار منیر احمد نیشنل کالج آف آرٹس لاہور)

۱۱۔ احمد علی صاحب سائیکل ڈیلر ربوہ ایک عرصہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پچھلے دنوں موٹر سائیکل کے حادثہ میں ان کی ٹانگ شکستہ ہو گئی تھی۔ احباب کرام کے لئے دعا فرمائیں۔ (سعادت احمد ملک گول بازار ربوہ)

۱۲۔ بندہ دینی و دنیاوی لحاظ سے بے شمار مشکلات و مصائب میں گھرا ہوا ہے۔ میرے لئے دعا فرمائیں۔ (عطاء الٰہی احمدی لاہور)

چور بازاری کرنیوالوں کو عبرتناک سزائیں دینے کے لئے قانون بنایا جائے گا

موجودہ حکومت انقلابی کونسل قائم نہیں ہونے دے گی لاہور میں وزیراعظم کی تقریر

لاہور ۱۸ نومبر۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر اسمٰعیل ابراہیم چندریگر نے کل لاہور میں پھر یقین دلایا کہ طریقۂ انتخاب میں تبدیلی کے باوجود عام انتخاب لازمی طور پر نومبر ۵۸ء میں ہی ہوں گے۔

آپ نے کہا میں مرکزی حکومت کی طرف سے بارہا یہ اعلان کر چکا ہوں تاہم بعض حلقوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ اس سلسلہ میں الیکشن کمیشن کیوں خاموش ہے۔ میں ان حلقوں کے اطمینان کے لئے بتا دینا چاہتا ہوں کہ جب قومی اسمبلی میں جداگانہ طریقۂ انتخاب کا بل منظور ہو جائے گا۔ تو الیکشن کمیشن کی طرف سے بھی باقاعدہ یہ اعلان کر دیا جائے گا کہ طریقۂ انتخاب میں تبدیلی کے باوجود انتخاب میں تاخیر نہیں ہوگی۔

باغ بیرون موچی دروازہ میں ایک پبلک جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے مسٹر چندریگر نے کہا کہ میں چوہدری محمد علی کی کابینہ میں وزیر قانون کی حیثیت سے اور پھر مسٹر سہروردی کے دور اقتدار میں حزب اختلاف کے قائد کی حیثیت سے یہ کوشش کرتا رہا ہوں کہ ملک میں جلد از جلد عام انتخابات کرائے جائیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہماری کوشش اور اصرار کے باوجود ابھی تک ایسا نہیں ہوا۔ آپ نے الزام عاید کیا کہ مسٹر سہروردی وزیراعظم کی حیثیت سے دانستہ طور پر عام انتخابات کو معرض التواء میں ڈالتے رہے ہیں

مسٹر چندریگر نے کہا۔ مسلم لیگ چاہتی ہے کہ عام انتخابات بلا تاخیر منعقد ہوں۔ ہم انتخابات سے نہیں ڈرتے۔ کیونکہ عوام ہمارے ساتھ ہیں۔ ہمیں عام انتخابات کے نتائج سے کوئی خطرہ نہیں بلکہ ہمیں یقین ہے کہ مسلم لیگ عام انتخابات میں کامیابی حاصل کرے گی اور پھر ملک میں ایک مستحکم حکومت قائم ہوگی۔

وزیراعظم نے کہا کہ ری پبلکن لیڈر ڈاکٹر خان صاحب نے ملک میں انقلابی کونسل کے قیام کی ایک سے زیادہ مرتبہ جو تجویز پیش کی ہے اسے مرکزی کولیشن پارٹی کی تائید حاصل نہیں۔ آپ نے کہا۔ جہاں تک مجھے علم ہے ڈاکٹر خان صاحب کی یہ تجویز بالکل ذاتی نوعیت کی ہے ری پبلکن پارٹی کے ارکان کی بھاری اکثریت اس کے خلاف ہے مسلم لیگ نظام اسلام پارٹی اور کرشک سرامک پارٹی بھی انقلابی کونسل کے نظریہ کے خلاف ہے۔ اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک موجودہ مرکزی حکومت قائم ہے۔ ملک میں انقلابی کونسل قائم نہیں ہونے دی جائے گی۔

اُذکروا موتاکم بالخیر

(بقیہ صفحہ ۵)

مرحوم مہمان نوازی اور دیگر جماعتی امور میں بہت وسیع الحوصلہ تھے۔ ابتداء میں جبکہ بٹالہ سے قادیان تک آمد و رفت کی سہولتیں نہ تھیں۔ راستہ میں مہمانوں کے لئے کافی مقدار میں کھانا وغیرہ تیار کرواتے اور اس کے علاوہ قریبی علاقوں کے مہمان جو گھوڑوں پر آتے ان کے گھوڑوں کو باندھنے اور چارہ ڈالنے کی خدمت بھی سرانجام دیتے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کسبر کی فراہمی میں بھی سالہا سال تک امداد دیتے رہے۔

وفات سے چند دن قبل گرنے کے سبب آپ کو ایک زخم آ گیا تھا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ وفات سے ایک دن پہلے آپ کو علاج کے لئے ہسپتال لے جانے کے لئے کہا گیا۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ مجھے وہاں لے جا کر میری نعش کو خراب نہ کیا جائے۔ کیونکہ اب میرا آخری وقت ہے۔ اور چارپائی کے داہنی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی ایک لڑکی کا نام لے کر کہا کہ وہ میری سواری کے لئے سفید گھوڑے لائی ہے جو پاس ہی کھڑی ہے۔ اس کے چند گھنٹے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور جس طرح انہیں اس دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے اگلے جہان میں بھی مسیح پاک کا قرب نصیب ہو۔ آمین۔ نماز جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ کندھا دینے والوں میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی شامل تھے۔ آپ کو مقطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک رنڈوہ [illegible]

بیوہ۔ چار لڑکیاں اور تیس پوتے پوتیاں اور اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible]

غبارے سے مصنوعی سیاروں تک

(بقیہ صفحہ ۱ کالم ۱)

اب چاند تک پہنچنا عین ممکنات میں سے ہے اور اگر انسان چاند یا بعض دوسرے سیاروں میں پہنچنے میں کامیاب ہو جائے۔ تو اس سے خدا تعالیٰ کے قول یعنی قانون شریعت اور فعل یعنی قانون قدرت کے عملی مظاہر میں کوئی تناقض واقع نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کی باہمی مطابقت کا اظہار خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرت نمائی کے حق میں مزید ثبوت بہم پہنچانے کا موجب بنے گا۔

آپ کا یہ دلچسپ لیکچر ایک گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ بعد میں دیر تک سوالات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جن کے آپ نے مختصر جواب دیئے۔

اس اجلاس میں جو احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ جناب مولانا ابو العطاء صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مقامی احباب نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کر کے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ تحریک جدید کا کمیٹی روم کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ بہت سے احباب کو برآمدوں میں کھڑے ہو کر لیکچر سننا پڑا۔

صاحب صدر نے آخر میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ فضائی تسخیر کے سلسلہ میں اب تک جو ترقی ہوئی ہے اور مزید ترقی کے جو نئے امکانات رونما ہوئے ہیں۔ ان کا قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہلے سے اشارہ موجود ہے۔ اور یہ خبر بھی موجود ہے۔ کہ یہ طاقتیں جو آج فضا کی تسخیر میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہی ہیں۔ بالآخر ایک دوسرے سے ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گی اور دنیا میں توحید غالب آ کر رہے گی پھر دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور وہ ہوگا۔ اسلام۔

آخر میں اجتماعی دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

درخواستِ دُعا

میری والدہ آنکھ کے اپریشن کیلئے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں اپریشن کی کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (خورشید احمد شاد پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴